خلافت لائبریری ربوہ

جمعرات
۱۹۔ جنوری ۱۹۹۵ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۵-۸۰ نمبر ۱۷ | جمعرات - ۱۷ شعبان - ۱۴۱۵ھ ۱۹ صلح ۷۴ ۱۳ ھش ۱۹ جنوری ۱۹۹۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

حق اللہ میں بھی امراء کو دِقّت پیش آتی ہے۔ اور تکبّر اور خود پسندی ان کو محروم کر دیتی ہے مثلاً نماز کے وقت ایک غریب کے پاس کھڑا ہونا بُرا معلوم ہوتا ہے۔ ان کو اپنے پاس بٹھا نہیں سکتے اور اس طرح پر وہ حق اللہ سے محروم رہ جاتے ہیں کیونکہ (بیوت) تو دراصل بیت المساکین ہوتی ہیں۔ اور وہ ان میں جانا اپنی شان کے خلاف سمجھتے ہیں اور اسی طرح وہ حق العباد میں خاص خاص خدمتوں میں حصہ نہیں لے سکتے۔ غریب آدمی تو ہر ایک قسم کی خدمت کے لئے تیار رہتا ہے۔ وہ پاؤں دبا سکتا ہے۔ پانی لا سکتا ہے۔ کپڑے دھو سکتا ہے یہاں تک کہ اس کو اگر نجاست پھینکنے کا موقعہ ملے تو اس میں بھی اسے دریغ نہیں ہوتا، لیکن امراء ایسے کاموں میں ننگ و عار سمجھتے ہیں اور اس طرح پر اس سے بھی محروم رہتے ہیں۔ غرض امارت بھی بہت سی نیکیوں کے حاصل کرنے سے روک دیتی ہے۔

(ملفوظات جلد سوم ص ۳۶۸)

خدا تعالیٰ کی مدد کے حصول کیلئے اپنی طاقت کو کام میں لایا جائے پھر دعا کی جائے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

دعا بھی اس وقت قبول ہوتی ہے۔ جبکہ دیگر ذرائع سے کام لیا جائے۔ جس طرح دنیا میں سائل کے لئے یہ ضروری شرط ہے کہ وہ خود کوئی محنت اور مشقت نہ کر سکتا ہو یا جس قدر اس کی طاقت ہے اتنی کوشش کرے لیکن کامیابی نہ ہو اس کے لئے سوال کرنا جائز ہو سکتا ہے ورنہ نہیں حضرت عمرؓ جب کسی ایسے سائل کو دیکھتے جو طاقتور اور محنت کرنے کے قابل ہوتا تو جو کچھ اس نے سوال کر کے حاصل کیا ہوتا وہ بھی چھین لیتے اور کہتے جاؤ جا کر محنت کرو اور کھاؤ کیونکہ سائل وہی ہو سکتا ہے کہ جس قدر اس کی ہمت ہو اتنی کرے۔ اس کے بعد اگر اسے مدد کی ضرورت ہو تو سوال کر لے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ سے مدد حاصل کرنے کے لئے پکارنے سے پہلے انسان کے لئے ضروری ہے۔ کہ جتنی اس کی اپنی طاقت اور ہمت ہو اُس کو کام میں لائے اور پھر دعا کرے کہ اے مولیٰ! میں نے اپنی طرف سے سب طاقت اور ہمت خرچ کر دی ہے لیکن میں کمزور اور عاجز ہوں۔ آپ میری مدد کیجئے۔ جب اس طرح کوئی دعا کرے گا تو اس کے قبول ہونے میں کوئی روک نہیں ہو سکے گی۔

لیکن اگر کوئی خود ہاتھ پاؤں توڑ کر بیٹھا رہے اور کہے کہ جو میں دعا کروں وہ قبول ہو جائے۔ یہ ناممکن ہے۔ ایک بزرگ کے متعلق لکھا ہے کہ اس کے پاس بادشاہ آیا۔ جس کو انہوں نے چند ایک نصیحتیں کیں۔ مثلاً یہ کہ شراب نہ پینا۔ ظلم نہ کرنا۔ وہ کہتا گیا بہت اچھا۔ جب انہوں نے کہا کہ شکار کم کھیلا کرنا تو کہنے لگا دعا کرو۔ خدا مجھے ایسا کرنے کی توفیق دے۔ انہوں نے کہا شکار چھوڑنے کی تمہاری نیت نہیں ہے مگر اور باتوں کے متعلق تم نے دعا کے لئے کیوں نہ کہا اور اس کے بعد کہہ دیا۔ معلوم ہوتا ہے اس طرح تم ٹالنا چاہتے ہو۔ یہی حال آج کل لوگوں کا ہے۔ جس بات کو محنت سے نہ کرنا چاہتے ہوں یا سستی کی وجہ سے نہ کرتے ہوں اس کے متعلق چاہتے ہیں کہ دعا ہو جائے

باقی صفحہ ۷ پر

توبہ صرف لفظوں اور باتوں کا نام نہیں

بجز خدا کی توفیق اور مدد کے توبہ کرنا اور اس پر قائم ہو جانا محال ہے۔ توبہ صرف لفظوں اور باتوں کا نام نہیں۔ دیکھو خدا قلیل سی چیز سے خوش نہیں ہو جاتا کوئی ذرا سا کام کر کے خیال کر لینا کہ بس اب ہم نے جو کرنا تھا کر لیا اور رضا کے مقام تک پہنچ گئے۔ یہ صرف ایک خیال اور وہم ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ جب ایک بادشاہ کو ایک دانہ دیکر یا مٹی کی مٹھی دے کر خوش نہیں کر سکتے بلکہ اس کے غضب کے مورد بنتے ہیں تو کیا وہ احکم الحاکمین اور بادشاہوں کا بادشاہ ہماری ذرا سی ناکارہ حرکت سے یا دو لفظوں سے خوش ہو سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ پوست کو پسند نہیں کرتا وہ مغز چاہتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ضروری اعلان

○ "احباب کرام کی آگاہی کے لئے یہ اعلان ہے کہ M-T-A کے پرگرام ۱۶۔ جنوری ۹۵ء سے پاکستانی وقت کے مطابق دوپہر ۱۲ بجے سے شروع ہو کر رات ۱۲ بجے تک جاری رہتے ہیں۔ اس دوران شام ساڑھے چار بجے سے رات ۱۰ بجے تک لندن سے براہ راست نشریات ہوتی ہیں۔ احباب ان تمام پروگرامز سے بھرپور استفادہ فرمائیں۔"

سانحہ ارتحال

○ مکرم عبدالحلیم سحر صاحب افسر امانت تحریک جدید تحریر فرماتے ہیں۔

خاکسار کے بہنوئی بشارت احمد خان صاحب مورخہ ۹۴-۱۲-۲۹ رات گیارہ بجے اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پا گئے۔ آپ گذشتہ چار سال سے بھائی پھیرو جماعت کے صدر تھے۔ پسماندگان میں موصوف نے ایک بیوہ اور پانچ بچے چھوڑے ہیں چھوٹا بچہ محمد رحمان علی خدا کے فضل سے وقف نو میں شامل ہے۔ احباب کرام سے ان کے بلند درجات اور پسماندگان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

○ مکرم قاضی منیر احمد صاحب مینجر ضیاء الاسلام پریس کی چچی محترمہ ممتاز بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالحمید صاحب کے دائیں کولہے کی ہڈی گر جانے سے ٹوٹ گئی ہے۔ جو اپریشن کے بعد جوڑ دی گئی مگر موصوفہ ابھی چل پھر نہیں سکتیں۔ ان کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

○ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم توقیر احمد صاحب اکاؤنٹنٹ وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ ابن مکرم ملک غلام احمد آف کنری کو مورخہ ۲۶ دسمبر ۹۴ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے از راہ شفقت بچی کا نام صائمہ توقیر تجویز فرمایا ہے۔

دعائیں بہت کرو اور اپنے گھروں کو دعاؤں سے پُر کرو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ
قیمت دو روپیہ

۱۹- صلح ۱۳۷۴ ہش ۱۹- جنوری ۱۹۹۵ء

اِکرامِ ضَیف

ہمیں یاد ہے کہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث (ہماری دلی دعائیں آپ کیلئے) اکرام ضیف کی بہت زیادہ تلقین فرمایا کرتے تھے۔ جب کوئی مہمان آتا اور اس کی مہمان داری ہمارے سپرد ہوتی تو سب سے پہلی بات جو حضرت صاحب فرمایا کرتے تھے وہ یہی تھی کہ اکرام ضیف کا بہت خیال رکھا جائے۔ دراصل یہ وہی بات تھی جو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کا مطمحِ نظر تھا۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کس قدر مہمانوں کا خیال رکھتے تھے اس کے متعلق متعدد روایات ہماری کتابوں میں ملتی ہیں اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ملفوظات میں بھی اس بات کا ذکر ملتا ہے۔ ایک جگہ حضرت صاحب فرماتے ہیں :-

"میرا ہمیشہ خیال رہتا ہے کہ کسی مہمان کو تکلیف نہ ہو۔ بلکہ اس کے لئے ہمیشہ تاکید کرتا رہتا ہوں کہ جہاں تک ہو سکے مہمانوں کو آرام دیا جاوے مہمان کا دل مثلِ آئینہ کے نازک ہوتا ہے اور ذرا سی ٹھیس لگنے سے ٹوٹ جاتا ہے۔ اس سے پیشتر میں نے یہ انتظام کیا ہوا تھا کہ خود بھی مہمانوں کے ساتھ کھانا کھاتا تھا۔ مگر جب سے بیماری نے ترقی کی اور پرہیزی کھانا کھانا پڑا تو پھر وہ انتظام نہ رہا۔ ساتھ ہی مہمانوں کی کثرت اس قدر ہو گئی کہ جگہ کافی نہ ہوتی تھی۔ اس لئے مجبوری علیحدگی ہوئی۔ ہماری طرف سے ہر ایک کو اجازت ہے کہ اپنی تکلیف کو پیش کر دیا کرے۔ بعض لوگ بیمار ہوتے ہیں ان کے واسطے الگ کھانے کا انتظام ہو سکتا ہے"۔

یہ روایت بھی خاصی مشہور ہے کہ ایک دفعہ کچھ مہمان کسی دور دراز کے علاقے سے مہمان خانہ میں آئے۔ وہاں کے کارندوں نے بجائے اس کے کہ ان کا سامان خود ٹانگوں سے اترواتے اور ان کے لئے چارپائیاں بچھاتے ان سے کہا کہ آپ اپنا سامان اتاریں - ہم چارپائیاں بھی بچھا دیں گے۔ مہمانوں کو یہ بات ناگوار گذری اور وہ واپس چلے گئے۔ جب حضرت صاحب کو اس بات کا علم ہوا تو آپ تیز تیز قدم لے کر ان کے پیچھے گئے اور ایک فاصلہ پر جا کر انہیں مل گئے اور یہ کہہ کر کہ آپ واپس چلیں۔ آپ کے لئے ہر قسم کا انتظام کر دیا جائے گا۔ انہیں واپس لائے۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی بھی اس سلسلے میں روایات موجود ہیں کہ آپ قادیان سے باہر جانے لگے تو حضرت صاحب ان کے لئے کھانا لائے اور اپنی پگڑی کا ایک پلّو پھاڑ کر اس میں باندھ دیا۔

یہ ساری باتیں اکرام ضیف کی اہمیت کو واضح کرتی ہیں۔ کون ہے جس کے گھر کوئی مہمان نہیں آتا۔ کبھی اپنے رشتہ دار اور کبھی دوسرے لوگ۔ کبھی نزدیک سے اور کبھی دور سے۔ اور جو مہمان بھی آتا ہے وہ یہ توقع رکھتا ہے کہ اس کے ساتھ محبت کا سلوک کیا جائے گا۔ وہ خدمت نہ بھی چاہے تو کم از کم اس بات کو تو ضرور مد نظر رکھے گا کہ اس کے ساتھ سلوک کیسا کیا جاتا ہے۔ اگر ہم اچھا سلوک کریں تو وہ یقیناً خوش ہو گا اور کہتے ہیں کہ مہمان برکت ہوتا ہے۔ برکت کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے کوئی ایسا کام کیا ہے جو اللہ تعالیٰ کی پسندیدگی کا باعث ہے اور جب ہم کوئی ایسا کام کریں جو اللہ تعالیٰ کی رضا اور منشا کے مطابق ہو اور ہمیں اس سے اللہ تعالیٰ کی پسندیدگی کا انعام مل جائے تو ہمیں اور کیا چاہئے۔ ٭٭

گذشتہ ایام میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کیلئے) نے ایک سکیم بھی جاری فرمائی تھی کہ جو دوست مہمانوں کو کچھ عرصے کے لئے اپنے پاس رکھ سکتے ہوں وہ اس سکیم میں حصہ لیں اور حضرت صاحب نے سیاحت کی طرف لوگوں کو توجہ دلائی۔ کہ جماعت سے رابطہ پیدا کریں اور بتائیں کہ وہ کہاں جانا چاہتے ہیں۔ جہاں وہ جانا چاہتے ہوں گے وہاں کے احمدی دوست ان کی میزبانی کریں گے۔

یہ ساری باتیں ایک ہی لڑی میں پروئی ہوئی ہیں اور وہ لڑی ہے اکرام ضیف کی جس طرح حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اکرام ضیف فرمایا کرتے تھے۔ اور جس طرح آپ کے بعد آپ کے جانشینوں نے اکرام ضیف فرمایا اسی طرح ساری جماعت کو اکرام ضیف کرنا چاہئے۔ مہمان کی برکت حاصل کرنی چاہئے۔ مہمان سے محبت کرنی چاہئے۔ مہمان کی خدمت کرنی چاہئے اور مہمان کو یہ احساس دلانا چاہئے کہ وہ ہمارے گھر میں آکر گویا وہ اپنے ہی گھر میں ہے۔ اسے ویسا ہی آرام ملے گا جیسا اسے اپنے گھر میں مل سکتا ہے۔ اگر ہم ایسا کریں اور ہمیں ایسا ضرور کرنا چاہئے تو ہم خدا کے فضل سے اللہ تعالیٰ کی پسندیدگی حاصل کرنے والے ہو سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ایسا ہی بنا دے۔

○

وہ حُسن جب بھی نگاہوں کے رُوبرُو دیکھا
اک انقلاب تصوّر میں ہُو بہُو دیکھا

عجب تھی رات، عجب تر ہے یہ طلوعِ سحر
جدھر نگاہ اٹھائی لہُو لہُو دیکھا

یہ دَور وہ ہے کہ بجلی تو پھر بھی بجلی ہے
چمن میں میں نے عنادل کو برق خُو دیکھا

یہ باغ وہ ہے کہ اُترا ہے اِس میں جو طائر
بسانِ قُمری اُسے طوقِ دَر گلُو دیکھا

جنوں نے چاک جو دامن کیا وہ سل نہ سکا
قبائے گُل کو نہ ہوتے کبھی رفُو دیکھا

مَیں اس کی سادہ دلی پر ہنسی نہ روک سکا
چمن میں جس کو گرفتارِ رنگ و بُو دیکھا

یہ مے کشی ہے تبسّم کی یا عبادت ہے
کہ میکدے میں سدا اُس کو باوضُو دیکھا

ڈاکٹر عبدالرشید تبسم

مَیں کسی بیداد گر کی سمت کیوں دیکھوں بھلا
مجھ کو تیری داد اور تحسین کا ہے آسرا
کوئی نانہجار جو چاہے کہے کہتا رہے
روک سکتا ہی نہیں کوئی مرا اب راستہ

ابو الاقبال

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

لجنہ کالم

رسول کریم ﷺ کو ہجرت کی تحریک کرنے کے لئے جو وفد مدینہ سے رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وفد میں ایک عورت بھی تھی جو اصرار کے ساتھ اس وفد میں شامل ہوئی تھی۔ یہ وفد رسول کریم ﷺ کو رات کے ایک بجے ملا۔ اس وقت بھی وہ عورت اس وفد کے ساتھ تھی۔ اس وفد نے رسول کریم ﷺ سے یہ خواہش ظاہر کی کہ آپؐ جب بھی ہجرت کریں تو مدینہ تشریف لائیں۔ یہ عورت اس جوش اور اخلاص کی مالک تھی کہ ہمیشہ جہاد میں حصہ لیتی اور اپنی اولاد کی اس طرح تربیت کی کہ وہ اسلام کے جاں نثار سپاہی ثابت ہوئے۔

جب رسول کریم ﷺ نے ہجرت کا ارادہ کیا اس وقت بھی آپؐ کی ہجرت میں ایک عورت نے خاص طور پر حصہ لیا۔ رسول کریم ﷺ کے لئے مکہ سے روانگی کے وقت آخری کھانا حضرت عائشہؓ کی بڑی بہن اسماءؓ نے بنایا۔ اس زمانے میں کپڑے بہت کم ہوتے تھے۔ عورتوں کے پاس ایک ہی بڑی سے چادر ہوتی تھی جس کو وہ ساڑھی کی طرح اپنے ارد گرد لپیٹ لیتی تھیں۔ بہت سے مردوں کو ایسی چادر بھی نہیں ملتی تھی۔ وہ صرف تہہ بند ہی باندھتے تھے۔ حضرت اسماءؓ جس وقت رسول کریم ﷺ کے لئے کھانا باندھنے لگیں تو انہیں کوئی کپڑا نہ ملا۔ انہوں نے اپنی ساڑھی سے ہی ایک ٹکڑا پھاڑ کر اس میں کھانا باندھا اور ساڑھی کے پھٹ جانے کی وجہ سے جہاں سے کپڑا پھاڑا تھا۔ وہاں دو ٹکڑے ہو گئے وہ ایک ٹکڑے کو کمر کے گرد لپیٹ لیا کرتی تھیں اس وجہ سے ان کا نام ذات النطاقین پڑ گیا۔ عام طور پر ایسی پھٹی ہوئی ساڑھی لونڈیاں باندھتی تھیں۔

ایک دفعہ رسول کریم ﷺ کے بعد ایک موقعہ پر عبداللہ بن زبیر کو کسی شخص نے کہا کہ وہ ذات النطاقین کے بیٹے ہیں۔ یعنی لونڈی کے۔ ایک صحابیؓ نے جب یہ سنا تو اس نے کہا تمہیں یہ طعنہ دیتے ہوئے خیال نہیں آیا کہ اس کی ماں کو ذات النطاقین کیوں کہا جاتا تھا۔ جس لباس کے نام کی وجہ سے تم اسے لونڈی کا طعنہ دیتے ہو اس کی وجہ یہ تھی کہ انہوں نے اپنی ساڑھی کا ایک ٹکڑا پھاڑ کر رسول کریم ﷺ کے لئے کھانا باندھا تھا۔ پس یہ طعنہ نہیں یہ اس کی ماں کی فضیلت کی دلیل ہے۔

جب رسول کریم ﷺ مدینہ تشریف لے گئے تو جیسی مردوں کو خوشی تھی ویسی ہی عورتوں کو خوشی تھی۔ مدینہ کی عورتیں دیوانہ وار گیت گاتی ہوئی رسول کریم ﷺ کے استقبال کو نکلیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتی تھیں کہ اس نے ان کے لئے ثنیتہ الوداع سے چاند چڑھا دیا ہے۔ وہ والہانہ طور پر یہ شعر گاتی تھیں۔

طلع البدر علینا من ثنیتہ الوداعی

اے لوگو دیکھو تو لوگوں کا چاند مشرق سے نکلتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمارا چاند ثنیتہ الوداع سے چڑھا دیا۔

اس کے بعد مدینہ کی مسلمان عورتوں نے اپنی متواتر قربانیوں سے شاندار مثالیں قائم کیں۔

قربانی کی وہ مثالیں جو صحابیاتؓ نے قائم کیں ان کی نظیر آج تک کسی قوم کی عورتوں میں نہیں ملتی۔ احد کی جنگ میں جب رسول کریم ﷺ کے شہید ہونے کی خبر پھیل گئی اور جب کمزور اور بزدل لوگ میدان جنگ سے بھاگ کر مدینہ کی طرف آ رہے تھے۔ مدینہ کی عورتیں احد کے میدان کی طرف دیوانہ وار دوڑی جاتی تھیں اور بعض عورتیں تو میدان جنگ تک جا پہنچیں۔ ایک عورت کے متعلق آتا ہے کہ جب وہ میدان جنگ میں پہنچیں تو انہوں نے ایک مسلمان سے رسول کریم ﷺ کی خیریت کے متعلق پوچھا تو اس شخص نے جواب دیا کہ بی بی تمہارا باپ مارا گیا ہے۔ اس نے کہا میں تم سے اپنے باپ کے متعلق نہیں پوچھ رہی میں رسول کریم ﷺ کے متعلق پوچھتی ہوں۔ بعض روایتوں میں آتا ہے کہ اس شخص نے اس کے باپ' بھائی' بیٹا اور خاوند' چاروں کے مرنے کی اطلاع اسے دی اور بعض روایات مین آتا ہے کہ اس نے اس کے تین رشتہ داروں یعنی باپ بھائی اور خاوند کے مرنے کی اطلاع دی لیکن ہر دفعہ اس عورت نے یہی کہا کہ میں تم سے رشتہ داروں کے متعلق نہیں پوچھتی میں تو یہ پوچھتی ہوں کہ رسول کریم ﷺ کا کیا حال ہے۔ اس نے کہا کہ رسول کریم ﷺ خیریت سے ہیں۔ اس کے بعد پھر وہ میدان جنگ کی طرف بھاگ پڑی اور وہ فقرہ جو وہ کہتی تھی اس سے پتہ لگتا ہے کہ اس کے دل میں رسول کریم ﷺ کی کتنی محبت تھی۔ وہ احد کے میدان کی طرف دوڑی جاتی تھی۔ اسے جو سپاہی ملتا اسے کہتی ما فعل رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ارے۔ رسول کریم ﷺ نے یہ کیا کیا۔ یہ فقرہ خاص طور پر عورتوں کا فقرہ ہے۔ کوئی مرد اپنے پاس سے یہ فقرہ نہیں بنا سکتا۔ کیونکہ جب کسی عورت کا بچہ یا اس کا خاوند فوت ہو جائے تو وہ کہتی ہے ارے تم نے یہ کیا کیا۔ تم ہمیں چھوڑ کر چلے گئے۔

پس یہ فقرہ کہ رسول کریم ﷺ نے یہ کیا کیا ایک زنانہ آواز ہے۔ اور کوئی مورخ ایسا جھوٹا فقرہ نہیں بنا سکتا۔ کیونکہ عورتوں کے سوا یہ فقرہ کسی اور کے منہ سے نہیں نکل سکتا۔ وہ عورت یہ کہتی جاتی تھی کہ

ہائے رسول اللہ ﷺ نے یہ کیا کیا۔ کہ آپؐ شہید ہو گئے۔ اور ہمیں چھوڑ کر چلے گئے۔ اسے صحابیؓ کے بتا دینے پر بھی تسلی نہ ہوئی اور اصرار کیا کہ تم مجھے رسول کریم ﷺ کے پاس لے چلو۔ اسے جب رسول کریم ﷺ نظر آئے تو وہ بھاگتی ہوئی آپؐ کے پاس پہنچی اور آپؐ کا دامن پکڑ لیا۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔ بی بی! مجھے بہت افسوس ہے کہ تیرا باپ اور تیرا بھائی اور تیرا خاوند لڑائی میں مارے گئے۔ اس عورت نے جواب دیا کہ جب آپؐ زندہ ہیں تو مجھے کسی اور کی موت کی پرواہ نہیں۔

یہ وہ عشق تھا جو ان عورتوں کو پروانہ وار قربانیوں کے میدان میں کھینچے لئے آتا تھا۔ جو عہد انہوں نے اللہ سے کیا اس کو سچا کر دکھایا۔

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

تلقین عمل

نوجوانوں کو سچ بولنے کی عادت ڈالو۔ اور خدام الاحمدیہ کے ہر ممبر سے یہ اقرار لو کہ وہ سچ بولے گا اگر وہ کسی وقت سچ نہ بولے تو تم خود اسے سزا دو۔ میں نے بارہا جماعت کو توجہ دلائی ہے کہ یہ طوعی نظام ہے اور طوعی نظام والے کو سزا دینے کا بھی اختیار ہوتا ہے۔ پس اگر تم سزا دو۔ تو تمہیں کوئی قانون اس سے نہیں روکتا۔ قانون تمہیں اس بات سے روکتا ہے کہ تم جبراً کسی کو سزا دو۔ لیکن جو شخص آپ ایک نظام میں شامل ہوتا اور آپ کہتا ہے کہ مجھے بے شک سزا دے لو۔ اسے سزا دینے میں کوئی قانون روک نہیں۔ بے شک بعض قسم کی سزائیں ایسی ہیں جنہیں قانون نے روک دیا ہے مثلاً قتل ہے۔ اگر کوئی شخص اپنی مرضی سے بھی کہے کہ مجھے قتل کر دو۔ تو دوسرا شخص اسے قتل نہیں کر سکتا۔ یہ صرف حکومت کا ہی کام ہے کہ وہ مجرم کو قتل کی سزا دے لیکن اس سے اتر کر جو معمولی سزائیں ہیں وہ طوعی نظام میں دی جا سکتی ہیں۔ مدرس روز لڑکوں کو پیٹتے ہیں مگر کوئی قانون انہیں اس سے نہیں روکتا۔ اس لئے کہ طالب علم اپنی مرضی سے سکول میں جاتا اور وہ اپنی مرضی سے ایک نظام کا اپنے آپ کو پابند بناتا ہے۔ پس جب وہ اپنی خوشی اور مرضی سے ایک نظام کو قبول کرتا ہے تو اس کا فرض ہے کہ سزا کو بھی برداشت کرے۔ پس تم اپنے اندر اسی شخص کو شامل کرو۔ جو تمہارے نظام میں شریک ہوتا ہے۔ اور پھر کسی عہد کی خلاف ورزی کرتا ہے تو تمہارا اختیار ہے کہ تم اسے سزا دو۔ پس اگر کوئی جھوٹ بولے تو تم خود اسے سزا دو اور جس طرح مرغی اپنے بچوں کی حفاظت کرتی ہے اسی طرح تم سچائی کی حفاظت کرو۔ مرغی کس قدر کمزور جانور ہے۔ لیکن جب اس کے بچوں پر کوئی بلی یا کتا حملہ کر دے تو وہ بلی اور کتا کا بھی مقابلہ کر لیتی ہے۔ پس جس طرح وہ اپنے بچوں کی حفاظت کرتی ہے اسی طرح تم سچ کی حفاظت کرو۔ اور کوشش کرو کہ تمہارا ہر ممبر سچا ہو۔ اور سچائی میں تمہارا نام اس قدر روشن ہو جائے کہ خدام الاحمدیہ کا ممبر ہونا ہی اس بات کی ضمانت ہو کہ کہنے والے نے جو کچھ کہا ہے وہ صحیح ہے اور جب بھی لوگ ایسے شخص کے منہ سے کوئی روایت سنیں وہ کہیں کہ یہ روایت غلط نہیں ہو سکتی کیونکہ اس کا بیان کرنے والا خدام الاحمدیہ کا ممبر ہے۔ جب تم اس مقام کو حاصل کر لو گے تو تمہاری (دعوت الی اللہ) کا اثر اتنا وسیع ہو جائے گا کہ اس کی کوئی حد ہی نہیں۔ اور تم ہزاروں عیوب قوم میں سے دور کرنے کے قابل ہو جاؤ گے۔ پس دیانت اور سچائی کو خاص طور پر اخلاق فاضلہ میں سے چن لو اور بھی بہت سے ضروری اخلاق ہیں۔ مگر ان دو اخلاق کو میں نے خصوصیت کے ساتھ چنا ہے۔ ان کو ہمیشہ اپنے مد نظر رکھو۔ اور ان کے علاوہ بھی جس قدر نیک اخلاق ہیں وہ اپنے اندر پیدا کرو۔ مثلاً اعلیٰ اخلاق میں سے ایک ظلم نہ کرنا ہے۔ مگر چونکہ خدام الاحمدیہ کے اساسی اصول میں خدمت خلق بھی شامل ہے اس لئے میں نے علیحدہ اس کو بیان نہیں کیا۔ کیونکہ وہ شخص جس کا فرض یہ ہو کہ وہ دوسروں کی خدمت کرے۔ وہ کسی پر ظلم نہیں کر سکتا۔ پس میں نے اس کو اسی لئے چھوڑ دیا ہے۔ کہ یہ بات تمہارے نام اور تمہارے اساسی اصول کے اندر شامل ہے۔ لیکن بہرحال اور جس قدر اچھے اخلاق ہیں وہ سب اپنے اندر پیدا کرو۔ انسان اگر تلاش کرے تو اسے بیسیوں اخلاق معلوم ہو سکتے ہیں۔ لیکن جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ یہ دو اہم اخلاق ہیں جن کا اپنے اندر پیدا کرنا نہایت ضروری ہے۔ ایک دیانت اور

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بشیر احمد خان رفیق

میرا عہدِ وقف

۱۹۳۷ء کی بات ہے۔ میرے محترم والد صاحب ان دنوں سردار محمد بختیار خان آف ڈومکی کی ملازمت میں تھے اور بسلسلہ ملازمت بلوچستان کی ریاست لہڑی میں مقیم تھے۔ میری والدہ صاحبہ اور میرے بھائی اور بہنیں گاؤں میں رہتے تھے۔ جبکہ میرے بزرگ نانا جان حضرت مولوی محمد الیاس خان صاحب مستونگ بلوچستان میں "مستقلاً" مقیم تھے۔ میرے والد صاحب نے کہلا بھیجا۔ کہ چونکہ میرے ماموں جان حضرت عبدالسلام خان صاحب مستونگ جانے والے ہیں۔ اس لئے ہم لوگ بھی انہی کے ہمراہ لہڑی چلے جائیں۔ مجھے یہ سفر بخوبی یاد ہے۔ ہم بیل پٹ ریلوے اسٹیشن پر اترے۔ جہاں ایک بس ہماری منتظر تھی۔ ہم دیگر سواریوں کے ساتھ بس میں سوار ہوئے۔ اور لہڑی کی جانب روانہ ہو گئے۔ سارا راستہ ریگستانی تھا۔ اور سڑک نام کی کوئی چیز نہ تھی۔ ڈرائیور اپنے اندازہ سے جانب لہڑی رواں دواں تھا۔ خیر شام کو ہم لہڑی پہنچے جہاں حضرت والد صاحب ہمارے منتظر تھے۔ وہ ہمیں اپنے گھر لے گئے۔ یہ گھر وسیع و عریض تھا اور بلا مبالغہ سات آٹھ کنال پر محیط تھا۔ کئی کمرے تھے۔ یہ گھر ہر قسم کے آرام و آسائش سے مزین تھا۔ چند دن گزرنے کے بعد والد صاحب نے مجھے فرمایا کہ جناب سردار صاحب جو اس ریاست کے والی اور مالک ہیں۔ نے اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ بشیر احمد کو ان سے ملایا جائے۔ اس لئے شام کو ہم انہیں ملنے کے لئے جائیں گے۔ تیار ہو کر ہم شام کے وقت جناب سردار محمد بختیار صاحب کے محل نما مکان کی طرف چلے۔ بڑے دروازہ سے داخل ہوئے تو ہر طرف مسلح گارڈ کا سخت پہرہ تھا۔ والد صاحب چونکہ سردار صاحب کی جائیداد کے نگران اعلیٰ تھے اسلئے سبھی عزت واحترام سے پیش آتے رہے۔ خیر ہم ایک بڑے خوبصورت کمرہ میں داخل ہوئے۔ کمرے کا فرش قالینوں سے مزین تھا ایک حصہ سفید چادروں سے چاندنی بنا ہوا تھا۔ یہاں ایک بڑے گاؤ تکیہ سے ٹیک لگائے جناب سردار صاحب تشریف فرما تھے۔ سردار صاحب کے بال لمبے لمبے تھے۔ جنہیں سفید پگڑی میں لپیٹا گیا تھا۔ چہرہ بارعب تھا۔ عمر بھی زیادہ نہ تھی انہوں نے ہمیں خوش آمدید کہا۔ والد صاحب نے میرا تعارف کرایا تو محترم سردار صاحب نے مجھے اپنے پاس بلایا اور قریب ہی بٹھایا۔ ادھر ادھر کی باتیں ہوتی رہیں بالآخر سردار صاحب نے والد صاحب کو مخاطب کرکے فرمایا "بشیر احمد آج سے ہمارا بھی بیٹا ہے۔ ہم اسے کیمبرج بھجوائیں گے۔ اور اعلیٰ تعلیم سے آراستہ کریں گے اور اس کی تعلیم کا سارا خرچ ہم برداشت کریں گے" والد صاحب نے سردار صاحب کا شکریہ ادا کر کے فرمایا بشیر احمد کو ہم نے اسماعیل بنا کر خود ابراہیم بننا ہے۔ ہم نے اللہ تعالیٰ سے یہ سودا کرلیا ہوا ہے۔ اور ہم نے اللہ تعالیٰ سے اس بات کا پختہ اقرار کیا ہوا ہے۔ کہ بشیر احمد اس کی راہ میں قربان کیا جائے گا محترم سردار صاحب نے والد صاحب کی باتیں سن کر تعجب کا اظہار کیا اور فرمایا۔ دانشمند خان صاحب! مجھے تو آپ کی باتوں کی سمجھ نہیں آتی۔ ہم اسے اعلیٰ تعلیم دلانا چاہتے ہیں۔ اور اسے بڑا انسان بنانا چاہتے ہیں۔ لیکن آپ کی باتیں میری سمجھ سے بالاتر ہیں مجھے اس وقت اس گفتگو کی کچھ بھی سمجھ نہ آئی۔ میں نے اس وقت کیمبرج کا نام بھی نہ سنا تھا اور نہ ہی حضرت ابراہیمؑ یا حضرت اسماعیلؑ کا نام ہی سنا تھا۔ لیکن یہ گفتگو میرے ذہن پر نقش ہوگئی۔

اس کے کچھ عرصہ بعد میں نے ایک عجیب خواب دیکھی میں نے دیکھا کہ مجھے چند لوگوں نے پکڑ رکھا ہے اور ایک بحرِ ذخار کی طرف لے جا رہے ہیں۔ یوں لگتا ہے۔ دریا میں زبردست طغیانی ہے اور دریا کا پانی کناروں سے باہر اچھل اچھل پڑتا ہے۔ اتنے میں میں نے سنا کہ کوئی کہہ رہا ہے کہ دریا کی یہ طغیانی تب دور ہوگی جب کسی انسان کی قربانی دی جائے اور میری طرف اشارہ کرتے ہوئے ایک شخص نے کہا کہ بشیر احمد کو دریا کی موجوں کے سپرد کردیا جانا چاہئے۔ تا ہماری اس قربانی سے دریا کی طغیانی تھم جائے۔ اور ہم محفوظ ہو جائیں میری حالت اس وقت بے حد خوف و ہراس کی ہے۔ اور سخت گھبراہٹ کی حالت مجھ پر طاری ہے کہ اچانک ان لوگوں نے مجھے اٹھا کر دریا کی لہروں کی نذر کردیا۔ پھر مجھے ہوش نہ رہا۔ لیکن جب تھوڑی دیر بعد خواب ہی میں مجھے ہوش آیا تو میں نے اپنے آپ کو ایک ایسے خوبصورت۔ پھلوں اور پھولوں سے شاداب باغ میں پایا۔ جس کی خوبصورتی الفاظ میں بیان نہیں ہوسکتی۔ اس باغ میں پانی کی خوبصورت نہریں بہہ رہی تھیں۔ اور پھولوں کے تختے اور ان کی مہک مدہوش کرنے والی تھی۔ میں نے خدا کا شکر ادا کیا کہ دریا سے صحیح سلامت نکل کر ایسے خوبصورت میں باغ میں آگیا ہوں۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ اس خواب کا مجھ پر بیحد اثر رہا۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ اس خواب کی تعبیر کا تعلق بھی میرے عہد وقف سے تھا۔

خیر وقت گزرتا چلا گیا۔ اور اس کے بعد میں نے وقف زندگی کے بارہ میں کوئی بات نہ سنی۔ حتیٰ کہ ۱۹۴۵ء میں مجھے تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں داخلہ ملا۔ میری عمر اس وقت ۱۴ سال کی تھی۔

قادیان کا زمانہ بہت ہی ایمان افروز دور تھا۔ قدم قدم پر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رفقاء سے ملاقات کا شرف حاصل ہوتا تھا۔ روزانہ نماز مغرب کے بعد بیت مبارک میں مجلس عرفان لگتی تھی۔ جس میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی روحانی علوم کے موتی اور خزائن بانٹتے تھے۔ ہر طرف سے قال اللہ کی آوازیں کانوں میں پڑتی تھیں۔ اس ماحول نے میری بھی کایا پلٹ دی اور مجھے دینی باتوں میں لطف محسوس ہونے لگا۔ بالخصوص حضرت امام جماعت احمدیہ ثانی کی محفلوں میں بیٹھنے سے میری زندگی میں انقلاب آنے لگا۔ انہی دنوں کی بات ہے کہ ایک خطبہ جمعہ کے دوران حضرت صاحب نے نوجوانان احمدیت کو وقف زندگی کی طرف ایسے موثر انداز میں بلایا کہ نماز جمعہ ختم ہوتے ہی سینکڑوں نوجوانوں نے اپنے نام وقف زندگی کے لئے لکھوا دیئے۔ ان خوش نصیب نوجوانوں میں سے ایک میں بھی تھا۔ کچھ دنوں بعد حضرت صاحب کی طرف سے مجھے ایک کارڈ ملا۔ جس میں تحریر تھا کہ میرا عہد وقف قبول کیا جاتا ہے اور میری استقامت کے لئے چند دعائیہ جملے بھی اس کارڈ کی زینت تھے۔ میں نے حضرت والد صاحب کو ایک خط کے ذریعہ اطلاع دی کہ میں نے ان سے اجازت حاصل کئے بغیر زندگی اللہ تعالیٰ راہ میں وقف کر دی ہے۔ حضرت والد صاحب کا ایک بڑا جذباتی خط آیا کہ میں نے تو تمہاری پیدائش کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ سے یہ عہد کر رکھا تھا کہ تمہیں اس کی راہ میں قربان کروں گا۔ اور اس کے لئے متواتر دعائیں بھی کرتا رہا۔ لیکن یہ بھی میں نے فیصلہ کر رکھا تھا کہ میں دعائیں کروں گا لیکن خود تمہیں وقف کے لئے نہ کہوں گا اور نہ مجبور کروں گا۔ اور مجھے یقین تھا کہ تم میری دعاؤں کے نتیجہ میں خود ہی اپنے آپ کو خدمت دین کے لئے پیش کرلو گے۔ سو خدا تعالیٰ نے میری دعائیں سن لیں ہیں۔ جس پر میں اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر کروں کم ہے۔ موسم گرما کی تعطیلات میں میں گاؤں گیا۔ تو حضرت والدہ صاحبہ سے اپنے وقف کے عہد کا ذکر کیا۔ اور ان سے بھی اجازت طلب کی۔ انہوں نے فرمایا۔ بیٹا! میں اَن پڑھ عورت ہوں۔ وقف زندگی کیا ہوتا ہے! اور اس کے کیا تقاضے ہیں۔ ان سے بھی واقف نہیں ہوں لیکن اتنا جانتی ہوں کہ تم نے اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر یہ کام کیا ہے تو اس میں ضرور برکت پڑے گی اور اللہ تعالیٰ تمہیں ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔ میری دعائیں تمہارے ساتھ ہیں اور رہیں گی۔ ۱۹۴۵ء کے بعد ۱۹۴۹ء تک پھر عہدِ وقف کے سلسلہ میں کوئی بات نہ ہوئی۔ میٹرک پاس کرنے کے بعد میں نے والد صاحب سے دریافت کیا کہ اب مجھے کیا کرنا ہے تو انہوں نے لہڑی سے تحریر فرمایا کہ کالج میں داخلہ لے لو۔ انہی دنوں اچانک ایک روز مجھے پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کا ایک خط ملا۔ جس میں لکھا تھا کہ حضرت صاحب نے فرمایا ہے کہ قادیان میں ایک پٹھان نوجوان نے زندگی وقف کی تھی۔ لیکن حضرت صاحب اس کا نام نہیں جانتے۔ کیا تم نے قادیان میں زندگی وقف کی درخواست حضرت صاحب کی خدمت میں بھجوائی تھی۔ میں نے جواب دیا کہ وہ پٹھان میں ہی ہوں۔ چند دن بعد ربوہ سے مجھے حضرت صاحب کا یہ حکم ملا۔ کہ فوراً ربوہ پہنچ جاؤں۔ ربوہ پہنچا حضرت صاحب سے ملاقات ہوئی اور حضرت صاحب نے فیصلہ فرمایا کہ مجھے تعلیم الاسلام کالج لاہور میں داخل کرایا جائے۔

داستان لمبی ہے۔ وقف کرکے میں نے کیا پایا اس کا تذکرہ اپنے وقت پر آتا رہے گا۔

قدم جب میں نے رکھا راہِ الفت میں تو دنیا نے بہت آواز دی لیکن نہ دیکھا لوٹ کر میں نے گاؤں میں سوائے والد صاحب کے اور کوئی بھی ہمارے خاندان میں احمدی نہ تھا۔ سب چچا صاحبان اور دیگر رشتہ دار دنیادار لوگ تھے۔ جو زبان سے تو ایمان کا نام لیتے تھے لیکن وہ ایمان کے معنے تک نہیں جانتے تھے۔ اکثر سارا دن جوابازی اور ادھر ادھر کی گپ شپ میں گزار دیتے۔ سرِ شام حجروں میں نوجوان جمع ہو جاتے مٹی کے گھڑے کو طبلہ بنا کر گانے بجانے کا شغل ہوتا۔ بڑے بوڑھے رات کو گھروں میں سوتے جبکہ نوجوان طبقہ حجروں میں۔ ایسے ماحول میں اپنے ان غیر احمدی رشتہ داروں کو یہ سمجھانا کہ وقف زندگی کیا ہوتا ہے۔ اور اس کے کیا تقاضے ہیں۔ بھینس کے آگے بین بجانے والی بات تھی۔ بالخصوص میرے سگے اور رشتے کے چچا صاحبان نے میرا مذاق اڑانا شروع کیا اور طنزاً اکثر کہا کرتے۔ دیکھو۔ بشیر احمد ایک زمیندار کا بیٹا اور پڑھا لکھا ہو کر بھی ملّا بن رہا ہے۔ ملّا دیہات میں پنچ ذات سمجھا جاتا ہے۔ بظاہر اسے عزت دی جاتی ہے لیکن خوانین کا سلوک اکثر ان سے ذلت کا ہی ہوتا ہے۔ میرے لئے ان کے یہ طعنے اور طنز بڑے دکھ کا باعث بنتے اور اکثر میں ان کی محفلوں سے اٹھ جایا کرتا تھا۔ والد صاحب اکثر مجھے حوصلہ دیتے۔ وقف زندگی کی برکات پر گفتگو فرماتے۔ ان جاہلوں سے مقابلہ

باقی صفحہ ۶ پر

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان — تنویر احمد مربی سلسلہ

چوہدری نور حسن صاحب

محترم چوہدری نور حسن صاحب سابق امیر حلقہ گوجرہ ۱۶ جنوری ۱۹۷۴ء کو فوت ہوئے۔

آپ تلونڈی جھنگلاں تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور میں ۱۹۱۰ء میں پیدا ہوئے۔

آپ کے والد چوہدری حسن محمد صاحب اور والدہ کرم بی بی صاحبہ رفقاء حضرت بانی سلسلہ میں سے ہیں۔ انہوں نے اپنی اولاد کی تربیت بہت ہی اچھے طریق پر کی۔ خاندان بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے بہت زیادہ عقیدت تھی چنانچہ جب قادیان میں حضرت میاں شریف احمد صاحب پر ایک شخص نے حملہ کیا تو جماعت کے طلب کرنے پر آپ حضرت میاں بشیر احمد صاحب کے آنریری باڈی گارڈ رہے۔ کچھ عرصہ بعد ٹیریٹوریل فورس میں رہے اور پھر فوج میں بھرتی ہو گئے۔ اور جنگ عظیم دوئم میں برما کے محاذ پر خدمات سرانجام دیں۔ ایک دفعہ رخصت پر گھر آئے تھے واپسی پر قادیان حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی سے ملاقات کی دوران ملاقات درخواست دعا کی اور اس ملاقات اور دعا کے بعد اپنی حفاظت کا اتنا یقین تھا کہ ساتھی فوجیوں کو بتا دیا تھا کہ میں زندہ بچ جاؤں گا چنانچہ شدید حملہ کے دوران دوسرے فوجی آپ کے مورچہ میں پناہ لینے کے لئے آتے رہے۔ اسی جنگ کے دوران کا واقعہ ہے کہ ایک دفعہ فوجیوں میں یہ بحث شروع ہو گئی کہ تمباکو نوشی جائز ہے یا نہیں آخر آپ کے پاس رجوع کیا گیا کہ تمہارے امام کیا کہتے ہیں۔ آپ خود کثرت سے حقہ نوشی کرتے تھے جب آپ نے بتایا کہ میرے امام نے اس کو ناپسند فرمایا ہے تو کسی نے طعنہ دیا کہ نور حسن تم اپنے امام کی چھوٹی سی بات نہیں مانتے باقی باتوں میں کیا حال ہو گا۔ اس وقت حقہ تازہ کیا ہوا آپ کے پاس تھا آپ نے اٹھا کر توڑ دیا اور پھر تقریباً ۳۰ سال زندہ رہے مگر ایک دفعہ بھی حقہ کو ہاتھ نہیں لگایا۔

آپ قیام پاکستان سے قبل تلونڈی جھنگلاں کے صدر جماعت منتخب ہوئے اور قیام پاکستان کے دنوں میں گاؤں کی حفاظت کرنے میں نمایاں کردار ادا کیا۔ نقل مکانی کے بعد چک نمبر ۲۹۷ ج۔ب لائل پور میں آباد ہوئے اور صدر جماعت کے عہدہ پر منتخب ہوئے اور بعد میں امیر حلقہ گوجرہ کے عہدہ پر بھی فائز رہے۔ آپ تحریک جدید کے پانچ ہزاری مجاہدین میں شامل تھے دوسری تمام تحریکات میں ہمیشہ حصہ لیتے اور چندہ وقت پر ادا کرتے خواہ قرض لے کر ہی کیوں نہ کرنا پڑے۔ تمام اجتماعات پر مرکز تشریف لاتے اور دنیا کی کوئی مصروفیت ان کی راہ میں روک نہ بنتی۔

نماز تہجد زمانہ جوانی میں ہی شروع کی اور آخر تک ادا کرتے رہے۔

شدید موسم گرما میں زمیندارہ کرتے اور روزے سارے رکھتے اشاعت حق کا بہت شوق تھا۔ اور یہ شوق باقی تمام کاموں پر حاوی تھا گویا دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے عہد کی چلتی پھرتی تصویر تھے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے ۱۶ جنوری ۱۹۷۴ء کو وفات ہوئی اور بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے آپ کی زبان پر یہ اشعار ہمیشہ رہتے۔

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے میرے فلسفیو زورِ دعا دیکھو تو

اور

ہم تو جس طرح بنے کام کئے جاتے ہیں
آپ کے وقت میں یہ سلسلہ بدنام نہ ہو

دعا ہے کہ خدا آپ کے درجات بلند فرمائے۔

○

اب کہاں وُہ جوہرِ اقدار باقی رہ گیا
پند کے بدلے فقط پندار باقی رہ گیا
چودہ صدیاں ایسے عالم میں گذاریں قوم نے
ہم میں چودہ فی صدی کردار باقی رہ گیا

رئیس امروہوی

ہفت روزہ ٹروتھ نائیجیریا — ۲۹- اکتوبر ۱۹۵۴ء

ہماری تاریخ

LAGOS, FRIDAY October 29, 1954.

Phone: ... P.O.Box: 418 Cables Ahmadiyyat

the TRUTH

THE FIRST NEWSPAPER IN NIGERIA

Ahmadiyya Community In Nigeria Observe Second Annual Preaching Day

---

آپ کا خط ملا

مکرم و محترم نسیم سیفی صاحب

خدا کرے آنمکرم بخیر و عافیت ہوں

خاکسار قریباً چار پانچ سال سے 'الفضل کا قاری ہے۔ لیکن خط پہلی بار لکھ رہا ہے۔ گزشتہ ایک ڈیڑھ ماہ کے دوران آپ نے چند ایک شدید قسم کے تنقیدی خطوط شائع فرمائے۔ اسی بات نے مجھے قلم اٹھانے پر مجبور کیا۔

ان خطوط اور آپ کی طرف سے جوابات پر کسی قسم کے تبصرہ سے قبل یہ کہنا ضروری سمجھتا ہوں کہ آپ نے یہ خط من و عن شائع فرما کر کمال اعلیٰ ظرفی اور وسعت حوصلہ کا ثبوت دیا ہے۔ اور ثابت کر دیا ہے کہ آپ میں تنقید' (خواہ کیسی ہی ہو) برداشت کرنے اور صبر و تحمل سے اسے سب کے سامنے پیش کرنے کی جرأت ہے۔

اکثر اوقات الفضل کے مختلف قراء کے ساتھ بات چیت ہوتی ہے مختلف تبصرے الفضل کے بارہ میں سننے کا موقعہ ملتا ہے۔ ان میں تنقید بھی ہوتی ہے اور تعریف بھی۔ میرے ناقص خیال میں تنقید کی ایک بڑی وجہ آپ کے مختلف موضوعات پر بکثرت مضامین کی اشاعت ہے۔ لیکن ہماری بدقسمتی یہ ہے کہ ہم ساعت مطالعہ کے بنیادی اصول کو چھوڑتے ہوئے یہ نہیں دیکھتے کہ لکھا یا کہا "کیا" جا رہا ہے' بلکہ ہم اس طرف دیکھتے ہیں کہ "کون" لکھ یا کہہ رہا ہے۔ اور جب ہم اس نقطہ نظر سے الفضل کا مطالعہ کرتے ہیں تو پہلے صفحہ سے آخر تک نظم و نثر میں آپ کے مختلف ناموں کے ساتھ کئی شاہکار بلکہ کثیر شاہکار ملتے ہیں۔ اور یہی بات اکثر اوقات تنقید کا باعث بنتی ہے۔ جبکہ ایک کثیر تعداد قارئین الفضل کی اسی بات کو قابل ستائش جانتی ہے کہ ان مشکل حالات میں ' جبکہ الفضل کے لئے لکھنے والوں کی تعداد بھی بہت کم ہے' ایک ہی شخص کا تن تنہا اخبار کو تسلسل سے 'اس کا معیار برقرار رکھتے ہوئے جاری رکھنا واقعی بڑی ہمت اور محنت کام ہے۔ اور پھر اخبار میں مختلف ذوق رکھنے والوں کے لئے دلچسپی کا سامان بھی بہم موجود ہے۔ اور یہ ایک اور نمایاں خوبی ہے۔

اگر الفضل کو اس کی ضرورت کے مطابق اس طرح مختلف ذوق رکھنے والے قارئین کی تسکین کے لئے مضامین میسر آنے لگیں تو پھر یہ قوی امید ہے کہ ہمارے ناقدین حضرات کا یہ اعتراض (یعنی ایک ہی شخص کے مضامین کی کثرت) ہرگز پیدا نہیں ہو گا۔ اور اس سلسلہ میں ایسے تمام احباب کا فرض ہے' جو قلم چلانے کی صلاحیت رکھتے ہیں کہ' وہ الفضل کو زیادہ سے زیادہ قلمی تعاون عطا کریں اللہ کرے کہ الفضل کا معیار بلند ہوتا چلا جائے اور ہم قارئین کو حقیقی رنگ میں اس سے مستفیض ہونے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔

خاکسار

رشید طیب

چک نمبر ۱۶۶ مراد تحصیل چشتیاں

ضلع بہاولنگر۔

بقیہ صفحہ ۲

دوسرا سچ۔ ان کے علاوہ ایک اور بھی اہم خلق ہے مگر اس کا ذکر (اللہ نے چاہا تو) پھر کروں گا۔ بہرحال اخلاق فاضلہ میں سے سچ اور دیانت کو اپنے اندر پیدا کرنے کی خاص طور پر کوشش کرو۔ اگر تم ان دو اخلاق کو جماعت کے اندر پیدا کرنے میں کامیاب ہو جاؤ تو تم جماعت کی اتنی بڑی خدمت کرتے ہو کہ اس کی قیمت کوئی انسان نہیں لگا سکتا۔ صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہی جو عالم الغیب ہے اور وسیع سے وسیع گہرائیوں کو ناپ سکتی ہے تمہاری اس خدمت کا اندازہ لگا سکتی اور تمہیں بڑے سے بڑا بدلہ دے سکتی ہے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین الممالکتی حالات - واقعات - شخصیات

گروزنی پر روس کے حملوں میں شدت

دو دن کی قدرے خاموشی کے بعد روس نے جو تازہ شدید حملہ کیا تھا وہ بھی ناکام ہو گیا۔ اور گروزنی کا مرکزی حصہ جس میں صدارتی محل شامل ہے بدستور چیچنین افواج کے قبضے میں ہے۔ اگرچہ ہر حملے کے بعد یوں ہی محسوس ہوتا ہے کہ اس کے بعد گروزنی اور چیچنین افواج ہتھیار ڈال دیں گی یا فرار ہو جائیں گی لیکن ابھی تک ہونے والے حملے ناکام ہی رہے ہیں۔ اگرچہ یہ سلسلہ زیادہ دیر تک چلتے رہنا بھی ممکن نظر نہیں آتا۔

روس کے ٹیلی ویژن پر اس بارے میں سخت تنقید کی جا رہی ہے کہ وہ چیچنیا کی جنگ کے بارے میں صحیح خبریں نہیں دے رہا اور عوام کو اندھیرے میں رکھ رہا ہے۔ اس الزام میں روسی ٹیلی ویژن آر ٹی آر RTR کے سربراہ کو ان کے عہدے سے ہٹائے جانے کی خبر اڑی تو ان کے حامی فوری طور پر ان کی مدد کو آ گئے اور قریباً ساڑھے تین سو کارکنوں نے ٹی وی عمارت کے سامنے ان کی حمایت میں مظاہرہ کیا۔ ان کارکنوں نے صدر روس مسٹر بورس یلسن کے نام ایک خط لکھا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ ان کے سربراہ کو "سچ بولنے سے" محروم نہیں کیا جائے گا۔

روسی ٹی وی کے سربراہ کی برطرفی کی خبر پر جو فوری اور شدید ردعمل ہوا ہے اس نے مغربی مبصرین کو حیران کر کے رکھ دیا ہے۔ کیونکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ روس میں ماضی کی غلامی کے آثار ختم کر دینے میں کتنی تیزی دکھائی جا رہی ہے اور یہ آزادی اس حد تک حاصل کی جا چکی ہے کہ عوام کریملن کو آنکھیں دکھانے میں بھی پس و پیش نہیں کرتے۔

یہ حالات روس کے صدر کے لئے بھی پریشان کن ہیں کیونکہ یہ باتیں بتاتی ہیں کہ ان کی اپنے ملک پر گرفت کمزور ہے RTR کو روس میں تبدیلی کی ایک مثالی علامت قرار دیا جا رہا ہے۔

دوسری طرف اسلامی ممالک میں روس کے خلاف جذبات بڑھ رہے ہیں۔ ڈھاکہ میں ایک زبردست جلوس نکالا گیا۔ جس میں چیچنین مسلمانوں کے حق میں مظاہرہ کیا گیا۔ دیگر اسلامی ممالک کی طرف سے روس کی مخالفت میں بیانات آ رہے ہیں۔

ماضی میں امریکہ کے اسرائیل کی طرف جھکاؤ کے جواب میں روس کو اسلامی ممالک کا ہمدرد خیال کیا جاتا تھا چنانچہ عراق شام اور لیبیا کو روس کی حمایت حاصل تھی۔ روس یعنی سابق سوویت یونین کے ٹوٹنے اور زوال کے نتیجے میں ہی عراق اور لیبیا کو برے دن دیکھنے پڑے۔ اس لحاظ سے دیکھا جائے تو سوویٹ یونین کے ٹوٹنے سے مسلمان ممالک کو سب سے زیادہ نقصان اٹھانا پڑا۔

لیکن روس کا حالیہ رویہ خود مسلمان طبقوں کو اس کے خلاف کر رہا ہے۔ اور روس کے عالمی مقام و مرتبہ کو سخت نقصان پہنچا رہا ہے۔

☆ ○ ☆

سلامتی کونسل کا انکار

عراق کے خلاف ١٩٩٠ء میں جو اقتصادی پابندیاں عائد کی گئی تھی اس نے عراق کی معیشت کو اس بری طرح مفلوج کر دیا ہے کہ عام آدمی کے لئے عراق میں زندگی دوبھر ہو چکی ہے۔ اگرچہ اب عراق نے اقوام متحدہ کے تمام مطالبات منظور کر لئے ہیں اپنے فوجی مقامات' اسلحہ کی تیاری کے مراکز' میزائلوں کی تیاری کے مراکز وغیرہ سب کو تباہ کر دیا ہے۔ اور آخری قدم کے طور پر کویت کو بھی آزاد ملک تسلیم کر لیا ہے ان سب باتوں کے باوجود امریکہ کے سینے میں ٹھنڈ نہیں پڑی۔ صدر بش کی حکومت کے رخصت ہو جانے کے بعد بھی موجودہ حکومت کے رویے میں عراق کے بارے میں کوئی نرمی نہیں آئی۔ امریکہ کا سب سے بڑا اتحادی برطانیہ کو خیال کیا جاتا ہے۔ جہاں چاہے مسز تھیچر جیسی "آئرن لیڈی" ہی کیوں نہ برسراقتدار ہو امریکہ کی غیر مشروط حمایت میں کمی نہیں آتی۔ اس وقت عراق کے خلاف امریکہ کا سب سے اہم حامی برطانیہ ہے۔ جبکہ فرانس جو کہ روایتی طور پر امریکی تسلط کے خلاف آزاد روی کی پالیسیاں اختیار کرتا رہا ہے اب عراق سے پابندیاں ہٹوانا چاہتا ہے۔ اس کے علاوہ عراق کا پرانا حلیف روس بھی اب پھر سے عراق کے حق میں آگیا ہے اور ان دونوں ملکوں کی بھرپور کوشش یہ ہے کہ عراق پر سے اقتصادی پابندیاں ہٹا دی جائیں۔ مگر امریکہ اس معاملے میں سخت ضدی کردار ادا کر رہا ہے اور ٹس سے مس ہونے کو تیار نہیں۔

حال ہی میں فرانس اور روس نے ایک بار پھر سلامتی کونسل میں کوشش کی کہ امریکہ عراق پر سے پابندیاں ختم کرنے پر مان جائے مگر ایک بار پھر ناکامی ہوئی ہے۔ نہ جانے کب عراق کی سنی جائے گی۔

☆ ○ ☆

مصر-اسرائیل اختلافات

مصر اور اسرائیل کے درمیان سولہ سال پہلے تعلقات قائم ہوئے تھے۔ جس کا عرب دنیا میں شدید ردعمل ہوا تھا۔ اس کے نتیجہ میں مصر کے صدر انوار السادات کو اپنی جان سے بھی ہاتھ دھونے پڑے تھے۔ آج اسرائیل سے دوستی کرنے والے اس وقت سب کے سب مصر کے دشمن ہو گئے تھے۔ اس واقعے کو لمبا عرصہ گزر جانے کے باوجود مصر اور اسرائیل کے درمیان تعلقات میں کوئی گرمجوشی نہیں ہوئی۔ آج مصر اور اسرائیل کے درمیان گرمجوشی کا اس حد تک فقدان ہے کہ ایک سرکاری رپورٹ میں اسرائیلی افسران نے تجویز کیا کہ مصر کے منفی رویہ کے جواب میں اس کے خلاف اقدامات کئے جائیں۔ ان میں امریکی امداد کم کرانا بھی شامل تھا۔ لیکن اسرائیل کے وزیر خارجہ مسٹر شمعون پیریز نے جو حالیہ امن کوششوں میں نمایاں کردار کے مالک ہیں اس تجویز کی مخالفت کی ہے اور کہا ہے کہ اسرائیل اور مصر کے درمیان امن کی ابتدا مصر نے کی تھی اور وہ اس وقت بھی امن کے لئے کلیدی حیثیت رکھتا ہے۔

تاہم اگر مصر کے کردار کو ایک ٹیسٹ کیس سمجھا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ فلسطینیوں اور اسرائیل اور اردن اور اسرائیل کے درمیان تعلقات کا گرمجوشی کی حد تک پہنچانا دونوں فریقوں کے درمیان معمول کے تعلقات قائم ہونا بہرحال بہت دور کی بات ہے اور امن کا یہ راستہ کئی سالوں کا فاصلہ طے کرے گا تب ہی دونوں اطراف کے جذبات ٹھنڈے ہوں گے اور امن کی کامل امید کی جا سکے گی۔

☆ ○ ☆

سری لنکا میں امن کی طرف پیش رفت

سری لنکا میں گیارہ سال سے جاری خانہ جنگی آج کل جنگ بندی کے بعد خاموش ہے اور جنگ بندی کی خلاف ورزی بھی نہیں ہو رہی۔ سری لنکا کی فوج اور تامل ٹائیگرز کے درمیان مختلف علاقوں میں رابطہ اور بات چیت ہو رہی ہے جس کا مقصد جنگ بندی کو مضبوط اور موثر بنانا ہے۔ جنگ کا سلسلہ ہفتہ بھر سے ختم ہے اور دونوں اطراف کی فوجوں کے درمیان زیادہ سے زیادہ روابطہ قائم کئے جا رہے ہیں تاکہ جذبات ٹھنڈے کئے جا سکیں اور مزید جنگ کا خدشہ کم کیا جا سکے۔

بعض اوقات تامل ٹائیگرز کے مسلح ارکان ان علاقوں میں داخل ہو جاتے ہیں جہاں سری لنکا کی فوج گھات لگائے بیٹھی ہوتی ہے۔ اس موقع پر ایک اعلیٰ فوجی افسر نے بتایا کہ ہم ان کو نرمی سے سمجھا دیتے ہیں کہ ان کو ہتھیار لے کر ان علاقوں میں آنے کی اجازت نہیں ہے۔

جنگ بندی کی بہت معمولی سی خلاف ورزیاں اسی انداز کی ہوئی ہیں۔ صدر مادام کمارا ٹنگا نے بتایا کہ دو ہفتوں کے لئے جو جنگ بندی کی گئی ہے اس میں توسیع کر دی جائے گی۔ دو ہفتوں کی جنگ بندی یہ دیکھنے کے لئے کی گئی تھی کہ کیا جنگ بندی کامیاب ہو سکتی ہے یا نہیں۔ اب تک کے حالات بتاتے ہیں کہ صورت حال حوصلہ افزا ہے۔

☆ ○ ☆

بقیہ صفحہ ۴

کی تلقین فرمایا کرتے۔ اور ان سے دور رہنے کی نصیحت فرماتے۔ لیکن یہ دور میرے لئے کڑی آزمائش کا دور تھا۔ میرے دوسرے چچا زاد بھائی جو بعض مجھ سے تعلیم میں کم تھے لیکن صاحب جائیداد اور متمول تھے۔ مجھ سے اکثر کہا کرتے۔ کہ تم نے اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو ذلیل کر دیا ہے۔ تمہاری جائیداد ہے۔ تعلیم کے زیور سے تم آراستہ ہو۔ تمہیں اچھی سے اچھی ملازمت مل سکتی ہے پھر کیوں ملاّ بننے کو پسند کرتے ہو۔ چھوڑو اس قصہ کو وغیرہ وغیرہ۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے میری دستگیری فرمائی اور میرے قدم لڑکھڑانے سے محفوظ رہے۔ اور آج قریباً نصف صدی بیت جانے کے بعد جب میں مڑ کر اپنے ماضی پر نگاہ ڈالتا ہوں۔ تو میرا دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے پُر ہو جاتا ہے۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے وقف کی برکت سے وہ سب کچھ دیا۔ جس کا میرے غیر احمدی رشتہ دار اور بالخصوص میرے چچا زاد برادران تصور بھی نہیں کر سکتے تھے اور عجیب اللہ تعالیٰ کی شان ہے کہ ان میں سے بعض نے میرے سامنے رشک اور حسرت سے میری بہتر زندگی کو دیکھ کر کہا۔ کاش ہم بھی احمدی ہوتے تو ہم پر بھی تمہاری طرح اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا نزول ہوتا۔

میرے ان رشتہ داروں میں بعض ایسے بھی تھے۔ جنہیں اللہ تعالیٰ نے فہم عطا کیا تھا۔ ان میں سے ایک میرے چچا محمد ثمین جان خان بھی تھے۔ آپ نے وکالت کی اعلیٰ تعلیم حاصل کی تھی۔ اور مردان کے کامیاب ترین وکیل ہونے کے علاوہ ایک معروف سیاسی لیڈر بھی تھے۔ لمبے عرصہ تک خان عبد الغفار خان کے دست راست رہنے کے بعد مسلم لیگ میں شامل ہو گئے تھے۔ اور صوبہ سرحد میں مسلم لیگ کے بڑے لیڈروں میں شمار ہوتے تھے۔ ١٩٤٥ء میں جب صوبہ سرحد میں مسلم لیگ نے الیکشن جیت کر اپنی حکومت قائم کی تو محمد ثمین جان خان اس حکومت میں وزیر تعلیم و وزیر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جیل خانہ جات مقرر ہوئے اور لمبا عرصہ کامیاب وزارت سے سرفراز ہوئے تھے۔

ایک دن وہ گاؤں تشریف لائے۔ مجھ سے انہیں بے حد محبت تھی۔ مجھے بلایا۔ اور مجھ سے میرے زندگی وقف کرنے کے بارہ میں دریافت کیا۔ میں نے انہیں وقف زندگی کے بارہ میں بتایا۔ جماعت احمدیہ سے تو وہ ویسے بھی والد صاحب کی وجہ سے واقف اور متاثر تھے۔ میری باتیں غور سے سننے کے بعد فرمانے لگے بشیر احمد! تم نے ایک نہایت اعلیٰ مقصد کے لئے زندگی وقف کی ہے۔ خدا تعالیٰ تمہیں کبھی ضائع نہیں کرے گا۔ اب قدم اس کوچہ میں رکھا ہے۔ تو کبھی اس قدم کو نہ ہٹانا اور اس شاہراہ پر آگے ہی چلتے جانا۔ کسی کی باتوں کی ہر گز پرواہ نہ کرو۔ یہ لوگ جاہل اور ان پڑھ ہیں۔ انہیں کسی انسان کے کسی مقصد کے لئے زندگی وقف کی اہمیت کا اندازہ ہی نہیں ہو سکتا۔ انہیں ان کے حال ہی پر چھوڑ دو۔ پھر اپنی مثال دیتے ہوئے فرمایا۔ دیکھو میں ایک دنیا دار آدمی ہوں اور میں نے سیاست کے لئے اپنی زندگی وقف کر رکھی ہے۔ اس راہ میں مجھے کئی دفعہ قید و بند کی بھی صعوبتیں برداشت کرنی پڑی ہیں اور مالی نقصانات بھی اٹھائے ہیں لیکن کبھی میدان سیاست سے پیٹھ نہیں موڑی۔ تم نے تو ایک نہایت اعلیٰ اور شاندار مقصد کے لئے زندگی وقف کی ہے۔ یعنی دین کے لئے اس کی راہ میں مشکلات و مصائب تو ضرور آئیں گی لیکن ان کا مقابلہ پختونوں کی روایات کے مطابق کرنا اور کبھی بھی مشکلات سے گھبرا کر راہ حق سے منہ نہیں موڑنا۔

اسی طرح کا ایک واقعہ بعد میں بھی پیش آیا۔ جناب پیر صاحب آف مانکی شریف جو ایک عظیم مسلم لیگی لیڈر تھے اور قائد اعظم کے دست راست بھی تھے وہ میرے چچا جناب ثمین جان خان کے سیاسی شاگرد تھے۔ اور ان کا بے حد احترام کیا کرتے تھے میرے والد صاحب سے بھی ان کے اچھے تعلقات تھے ایک دفعہ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں ان دنوں پنجاب یونیورسٹی سے بی اے کرنے کے بعد جامعۃ المبشرین ربوہ میں داخل ہوا تھا۔ جناب پیر صاحب نے دوران گفتگو مجھ سے میرے مستقبل کے عزائم کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ میں نے انہیں وقف زندگی کے بارہ میں تفصیل سے بتایا۔ تو وہ بے حد متاثر ہوئے اور فرمانے لگے کہ میرے دل میں تمہارے امام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کا بے حد احترام ہے۔ وہ ایک عظیم لیڈر ہیں۔ اور فلاح و بہبود کے لئے ان کے کارنامے سنہری الفاظ میں لکھے جانے کے قابل ہیں۔ میں ان سے کراچی کی ایک تقریب میں مل چکا ہوں اور ان کی سحر انگیز شخصیت نے مجھ پر جادو کیا ہے۔ تم نے ان کی تحریک وقف زندگی پر لبیک کہا ہے تو تم ضرور کامیاب ہو گے۔ لیکن میری ایک نصیحت یاد رکھو اور وہ یہ کہ تعلیم سے فراغت کے بعد اپنے علاقہ صوبہ سرحد میں تربیت کا کام نہ کرنا۔ بلکہ حضرت صاحب سے کہنا کہ تمہیں کسی اور ملک میں بھجوا دیں۔ میں نے حیرت سے دریافت کیا کہ مجھے صوبہ سرحد میں کیوں خدمت دین نہیں کرنی چاہئے

- - - - - - - -

- - - - - میں نے عرض کیا کہ مجھے آپ کی اس تھیوری سے اتفاق تو نہیں لیکن چونکہ آپ ایک بزرگ مذہبی اور سیاسی لیڈر ہیں۔ اس لئے آپ کی اس بات پر غور کروں گا

وقف میں لمبا عرصہ گزارنے کے بعد آج میں خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنے تجربہ کی بناء پر علیٰ وجہ بصیرت یہ کہہ سکتا ہوں کہ میرے اپنے علاقہ کے لوگوں نے مجھے خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت عزت دی۔ اور مجھے جب بھی صوبہ سرحد جانا ہوا اور جن سے بھی ملتا رہا ہوں۔ وہ عزت اور احترام سے ہی پیش آتے رہے ہیں۔

اطلاعات و اعلانات

نکاح

○ مکرم منصور احمد صاحب مقیم جرمنی ابن مکرم داؤد احمد صاحب دار النصر وسطی ربوہ کا نکاح ہمراہ عزیزہ مکرمہ طاہرہ تسنیم صاحبہ بنت مکرم محمد شریف صاحب ۲/۱۵ ادار الفضل ربوہ مورخہ ۱۴۔ جنوری ۱۹۹۵ء کو بیت المبارک ربوہ میں محترم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے بعوض تیس ہزار روپے حق مہر پڑھا۔ مکرم منصور احمد صاحب مکرم بشیر احمد غازی صاحب کے پوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت اور ثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم چوہدری شیر ولی صاحب ابن مکرم چوہدری بہادر علی صاحب ساکن گوئی ندھیری آزاد کشمیر حال نصرت آباد ربوہ کافی عرصہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ ۸ ستمبر ۱۹۹۴ء ۸۱ سال کی عمر میں وفات پاگئے ان کا جنازہ ۹۔ دسمبر ۱۹۹۴ء بعد نماز جمعہ البیت الاقصیٰ میں محترم جمیل الرحمان صاحب رفیق وکیل التصنیف تحریک جدید نے پڑھایا۔ اور قبر تیار ہونے پر محترم مولانا منیر الدین احمد صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ احباب سے ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرمہ عائشہ بیگم صاحبہ اہلیہ قاضی فیروزالدین صاحب آف کوٹلی آزاد کشمیر مورخہ ۲۲۔ اکتوبر ۱۹۹۴ء دماغی شریان پھٹ جانے سے بعمر ۸۸ سال انتقال کر گئیں اسی روز مقامی قبرستان میں تدفین عمل میں آئی ان کا جنازہ محترم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب امیر ضلع کوٹلی آزاد کشمیر نے پڑھایا اور قبر تیار ہونے پر دعا بھی انہوں نے ہی کروائی۔ آپ مکرم علیم الدین احمد صاحب ایڈووکیٹ ہائی کورٹ کوٹلی آزاد کشمیر کی والدہ تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے درجات بلند فرمائے

○ محترمہ بشیر بیگم صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر کواپریٹو سوسائٹیز گجرات۔ بقضاء الٰہی مورخہ ۹۵-۱-۱۶ کو بعمر ۷۲ سال وفات پاگئیں۔ آپ اپنے بیٹے مکرم سیف اللہ وڑائچ صاحب ۵۲ آصف بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کے پاس مقیم تھیں۔ لاہور میں جنازہ کی ادائیگی کے بعد میت ان کے آبائی گاؤں سعد اللہ پور ضلع منڈی بہاؤالدین لے جائی گئی۔ جہاں مکرم مربی صاحب سعد اللہ پور نے جنازہ پڑھایا اور بعد تدفین مکرم محبوب الٰہی صاحب (جو حضرت مولانا غلام رسول راجیکی کے بھتیجے ہیں) نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

پوسٹ کوڈ نمبر سے مطلع فرمائیں

○ محکمہ ڈاک کے قواعد کے مطابق تاکید کی جاتی ہے کہ جملہ خریداران روزنامہ و خطبہ نمبر الفضل اپنے متعلقہ ڈاک خانہ کے پوسٹ کوڈ نمبر سے مطلع فرمائیں۔ تاکہ ان کے پتہ کی چٹ پر پوسٹ کوڈ نمبر لکھوا دیا جائے۔

مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ

چکی مع انجن برائے فروخت
چکی ماڈل 4x5 - FFS چائنا - پیٹر انجن ڈیزل
16 ہارس پاور۔ راجہ رشید احمد گولبازار ربوہ
فون : 211283

ڈش انٹینا
بہترین رزلٹ والا
بمعہ مکمل سامان گارنٹی کے ساتھ
6 فٹ -/5500
اب صرف 8 فٹ -/7000
ڈش ماسٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون 211274

رپورٹ زیارت مرکز واقفین نو ضلع گوجرانوالہ

○ مورخہ ۱۵ دسمبر ۱۹۹۴ء کو ضلع گوجرانوالہ کی ۳۷ جماعتوں سے ۱۸۰ واقفین نو اور ان کے والدین اور عہدیداران پر مشتمل ۴۶۴ افراد زیارت مرکز کے لئے ربوہ آئے۔ افتتاحی پروگرام دریا کے کنارے ہوئے جہاں مکرم مبشر احمد صاحب کاہلوں ایڈیشنل ناظر صاحب اصلاح وارشاد نے حاضرین کو نصائح فرمائیں اور بچوں کو کشتیوں کے ذریعہ دریا کی سیر کروائی گئی۔

اس کے بعد وفد نے نمائش دیکھی اور رات کو بچوں کے علمی مقابلہ جات لجنہ اماء اللہ پاکستان کے تعاون سے کروائے گئے۔ اور مردوں کی ملاقات مکرم مرزا غلام احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی کے ساتھ کروائی گئی۔

اگلے روز بہشتی مقبرہ میں دعا کے بعد بچوں اور عورتوں کی ملاقات حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان کے ساتھ ہوئی۔

بعد ازاں مکرمہ ڈاکٹر امتہ الرقیب اعجاز صاحبہ نے حفظان صحت کے موضوع پر بچوں اور والدین کو لیکچر دیا اور بچوں کا میڈیکل چیک اپ بھی کیا۔ مکرم ڈاکٹر نسیم اللہ خان صاحب نے بھی بچوں کا میڈیکل چیک اپ کیا۔

اس کے بعد مکرم میر قمر سلیمان احمد صاحب نائب وکیل وقف نو نے تمام بچوں میں انعامات اور تحائف تقسیم فرمائے جو کہ جماعت احمدیہ گوجرانوالہ کی طرف سے تھے۔

وکالت وقف نو مکرم خواجہ محمد اسلم صاحب سیکرٹری وقف نو ضلع گوجرانوالہ اور ان کے ساتھ تعاون کرنے والے تمام کارکنان کی ممنون ہے۔

نیز کارکنان دار الضیافت اور کارکنات لجنہ اماء اللہ پاکستان کی بھی ممنون ہے جنہوں نے انتظامات میں بہت عمدہ تعاون فرمایا۔

(وکالتِ وقف نو)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

بقیہ صفحہ ۱

حالانکہ دعا اس شخص کے لئے ہتھیار ہے جو اپنی طاقت بھر محنت اور کوشش کرے۔ اور پھر کامیاب نہ ہو سکے یعنی جس قدر اس سے ہو سکتا ہے وہ محنت کرتا ہے لیکن کامیاب نہیں ہو سکتا۔ یا کسی مجبوری کی وجہ سے محنت کر ہی نہیں سکتا اس کے لئے دعا ہے۔ جو کمی یا نقص اس کی محنت میں رہ جاتا ہے وہ دعا کے ذریعہ دور ہو جاتا ہے۔

(از خطبہ ۱۶۔ جون ۱۹۱۶ء)

خلافت لائبریری ربوہ

خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ : 18- جنوری-1995ء
سردی کی شدت جاری ہے۔
درجہ حرارت کم از کم 6 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 14 درجے سنٹی گریڈ

○ قومی اسمبلی میں گوادر کے معاملے پر ہنگامہ ہو گیا۔ اپوزیشن واک آؤٹ کر گئی۔ تحریک کے محرک میر ظفراللہ خان جمالی نے گرما گرم تقریر کی۔ وفاقی وزیر دفاع جواب دینے کے لئے کھڑے ہوئے تو اپوزیشن کے ارکان ایوان سے چلے گئے۔ اسیر ارکان کو قومی اسمبلی میں لانے کے بارے میں سپیکر کی رولنگ پر قومی اسمبلی کے سپیکر مسٹر یوسف رضا گیلانی نے کہا کہ سپیکر کے سوا کسی کو اسمبلی ضابطوں کی تشریح کا اختیار نہیں۔ اسیر ارکان کے متعلق استحقاق کمیٹی کی رپورٹ کے بعد کارروائی کروں گا۔ اسیر ارکان کو لانے کے معاملہ پر گوہر ایوب اور رضا ربانی کے درمیان تلخ کلامی ہو گئی۔ ایک دوسرے پر مارشل لاء کی پیداوار ہونے کے الزامات عائد کئے۔ گئے۔

○ قومی اسمبلی میں ڈپٹی سپیکر نے اپوزیشن کے واک آؤٹ کے بعد اجلاس ملتوی کر دیا۔ جس پر وزیروں نے ڈپٹی سپیکر سے احتجاج کیا ڈپٹی سپیکر نے وزیر کو ڈانٹ دیا۔

○ قومی اسمبلی کے سپیکر نے ۱۴۔ نومبر کو پارلیمنٹ ہاؤس کے اندر صدر کے خطاب کے بعد اپوزیشن ارکان پر تشدد اور حملہ کرنے والوں کے خلاف مقدمہ درج کرا دیا ہے۔ انہوں نے حکومت سے کہا ہے کہ قومی اسمبلی کے زیر حراست ارکان کے ساتھ بدسلوکی کے الزامات کی تحقیقات کی جائے۔

○ پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس میں ۱۴۔ نومبر کو ہونے والے واقعات میں زخمی ہونے والے مسلم لیگ (ن) کے رکن اسمبلی راؤ قیصر کی حالت تشویشناک ہو گئی ہے۔ ان کی بینائی کم ہو گئی ہے۔ اندرونی چوٹوں کے باعث خون رس رہا ہے۔ ریشہ پیدا ہو گیا ہے۔ قومی اسمبلی کے سپیکر نے ہسپتال جا کر راؤ قیصر کی عیادت کی۔ اپوزیشن کے مسٹر افتخار گیلانی نے کہا کہ راؤ قیصر کی حالت دن بدن گرتی جا رہی ہے۔ ہم ان کی زندگی کے متعلق فکرمند ہیں۔ سپیکر نے حکومت سے کہا کہ راؤ قیصر کو کچھ ہو گیا تو بحران پیدا ہو جائے گا۔ حکومت انہیں علاج کے لئے باہر بھجوائے۔

○ وزیراعظم نے پنجاب کے وزیر اعلیٰ منظور احمد وٹو کو ہدایت کی ہے کہ مہنگائی پر قابو پانے کے لئے ہنگامی اقدامات کریں۔ انہوں نے مخلوط حکومت کی کارکردگی پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے وٹو کے اقدامات کی تعریف کی۔ انہوں نے کہا کہ مخلوط حکومت کے گلے شکوے

بات چیت کے ذریعے حل کئے جائیں۔

○ بھارت نے مسئلہ کشمیر پر ثالثی کی امریکی تجویز مسترد کر دی ہے بھارت نے کہا ہے کہ ہم مذاکرات کے لئے تیار ہیں مگر پاکستانی تامل برت رہا ہے بھارت نے کہا کہ پاکستان سے مذاکرات کے لئے کوئی پیشگی شرط قبول نہیں ہے۔

○ جاپان میں ہولناک زلزلہ سے ہزاروں افراد ہلاک ہو گئے۔ مغربی جاپان میں دو ہزار عمارتیں گر گئیں۔ گذشتہ بیس سال میں اتنا شدید زلزلہ نہیں آیا۔ زلزلے کی شدت ریکٹر سکیل پر ۷٫۲ تھی۔ مواصلات کا نظام درہم برہم ہو گیا ہے اور ٹرینیں پٹڑی سے نیچے اتر گئی ہیں۔

○ بلوچستان کے سابق وزیر اعلیٰ مسٹر اکبر بگٹی نے کہا ہے کہ گوادر کو اڑھائی کروڑ روپے دیکر اومان سے واپس لے لیا گیا تھا۔ اب اس پر اومان کا کوئی حق نہیں۔ گوادر کو پٹہ پر دینے کی بات بالکل غلط ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیراعظم اور وزیر داخلہ کے بیانات میں تضاد سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ کچھ نہ کچھ ضرور ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت جا رہی ہے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ میں کچھ لو اور کچھ دو کی بات نہیں جانتا۔ ہم مصلحت کی بجائے جدوجہد کریں گے۔ ہم نے سودے بازی کی بجائے اقتدار کی قربانی دی۔ بے نظیر کے لئے صرف آئینی پیکیج کا راستہ کھلا ہے بے نظیر ہمیں خرید و فروخت میں ملوث کرنے اور ڈرانے دھمکانے کا ورق پھاڑ دیں۔ جیلوں کو سسرال سمجھنے والے وزارتوں کے بھوکے نہیں ہوتے۔

○ اورنگی ٹاؤن کراچی میں پیپلز پارٹی کے سرگرم کارکن باپ بیٹے کو اغوا کر کے موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ ملزموں نے خون میں لت پت نعشیں ایک گاڑی میں غوثیہ چوک میں چھوڑ دیں۔ پولیس کے مطابق قتل کی وجہ دو گروہوں کا باہمی تنازعہ ہے۔

○ لاہور میں شب برات پر لاکھوں روپے آتش بازی میں اڑا دیئے گئے۔ درجنوں افراد زخمی ہو کر ہسپتالوں میں جا پہنچے۔ رات بھر سارا شہر آتشبازی کے دھماکوں سے گونجتا رہا۔

○ برفانی ہواؤں نے پنجاب بھر کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ کئی لوگ سردی سے بیمار ہو گئے۔ لاہور کے ہسپتالوں میں مریضوں کا تانتا بندھ گیا۔ ڈاکٹروں کی ہنگامی ڈیوٹیاں لگا دی گئیں۔

○ چیچہ وطنی میں دہشت گردوں نے سپاہ صحابہ کے مولانا عبد العلیم اور ان کے دوست کو قتل کر دیا۔ شہر میں زبردست خوف و ہراس پھیل گیا۔

○ لاہور میں دو ڈکیتیوں میں ہنگری کے اعزازی قونصل کی گاڑی اور ایک پیلو کیپ چھین لی گئی۔

○ کراچی میں بندر گاہ کے قریب شب برات کے اجتماع میں دھماکہ ہونے سے ایک شخص ہلاک اور ۶۔ زخمی ہو گئے۔

○ ایڈیشنل سیکرٹری خارجہ نے کہا ہے کہ گوادر کی زمین بیچی بھی گئی ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ گوادر میں غیر ملکی سرمایہ کاری کا خیر مقدم کیا جائے گا۔

○ چیچنیا نے دو اطراف سے روسی فوج پر حملہ کر دیا۔ گروزنی میں آگ پھیل رہی ہے۔ روس جھک گیا ہے اب روسی وزیراعظم نے ٹیلی ویژن پر چیچنیا کو مذاکرات اور جنگ بندی کی پیشکش کی ہے۔ چیچن مجاہدوں نے جنوبی راستوں پر بارودی سرنگیں بچھا دی ہیں۔ لڑائی میں اب تک بارہ ہزار روسی فوجی ہلاک ہو چکے ہیں۔

قدیمی • اولین • شہرہ آفاق
مطب حمید
۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت ادارہ
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
جی ٹی روڈ نزد پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
فون: 254634

پلاٹ برائے فوری فروخت
پلاٹ نمبر 17/2 رقبہ ایک کنال محلہ دارالبرکات اقصیٰ چوک کے سامنے برلب سڑک۔ 4 عدد دکانیں۔ 3 عدد کمرے۔ باتھ روم کچن۔ سوئی گیس۔ بجلی پانی۔ رابطہ کیلئے:- امتیاز احمد طاہر
مکان 16/6 دارالعلوم غربی ب فون: دفتر 884 گھر 211204

برائے فروخت
○ پلاٹس ایک کنال، دس مرلے واقع دارالصدر شمالی، دارالبرکات، دارالنصر غربی۔
○ خوبصورت مکانات باموقع اور جدید تعمیر۔ حلقہ دارالرحمت شرقی، رحمان کالونی
رابطہ: ڈاکٹر (ہومیو) عزیز احمد خان۔ ۳۔ بلال مارکیٹ ربوہ
فون: ۲۱۲۳۹۹ - ۲۱۱۳۹۹

مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ۲۵ روپے، ۶۰ گرام ۷۵ روپے، ۱۰۰ گرام ۱۲۵ روپے
سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن!
ناصر دواخانہ گول بازار ربوہ
فون نمبر 212434-04524 — فیکس-534

اونچا سننے والوں کیلئے خوشخبری
• کان کے پیچھے لگنے والا آلہ سماعت صرف -/1200 روپے میں۔
• کان کے اندر نظر نہ آنے والا آلہ سماعت صرف -/6200 روپے میں۔
نیز ہر قسم کے آلہ سماعت، سیل اور تاریں مارکیٹ کی نسبت کم قیمت پر
دوکاندار حضرات کیلئے خصوصی رعایت
SIEMENS کمپنی کے آلہ سماعت کے تقسیم کنندگان
مرکز بحالی متاثرہ سماعت 231-A - RCHI فیروز پور روڈ
نزد گارڈن ٹاؤن بس سٹاپ لاہور فون: 5866415
850964

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ہمارا شعار۔
خدمت ٥ دیانت
مکانات۔ پلاٹ۔ دوکانات و دیگر سکنی اور زرعی اراضی کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا بہترین انتخاب
چوہدری اسٹیٹ ایجنسی
کیپٹل مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 212379